بھینس کی قربانی احادیث سے ثابت ہے یا نہیں

سوال: رسول اکرم ﷺ سے بھینس کی قربانی ثابت نہیں ہے لہذا بھینس کی قربانی جائز نہیں ہے اگر ثابت ہو تو تحریر فرمائیں تاکہ ہم سب بھی اس پر عمل کریں ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہی عمل کرے جس کو فداہ روحی وابي وامي ﷺ نے فرمایا ہو، یا خود کیا ہو یا کسی شخص کو کرتے دیکھا ہو، اور اس کو منع نہ کیا ہو، لہذا حنفیہ حضرات اس مسئلہ پر ما انا علیه واصحابي کے مطابق کوئی سنت رسول یا کم از کم سنت صحابہ ہو تو دکھلادیں تو ہم لوگ تسلیم کرنے کو تیار ہیں ورنہ اسکا اقرار کریں کہ یہ یعنی بھینس کی قربانی کا مسئلہ حدیث پاک کے خلاف ہے اور حنفیہ اس مسئلہ میں یتیم فی الحدیث ہیں۔

جواب: یہ صحیح ہے کہ سوائے ابل وبقر وغنم کے اور جانوروں کی قربانی ثابت نہیں ہے قال فی الهداية: "ولم ينقل عن النبي ﷺ ولا الصحابةؓ التضحية بغير الإبل والبقر والغنم" انتهى، أما التضحية بالإبل ففي مسلم في حديث جابر الطويل، وأما البقر ففي حديث عائشة وجابر في الصحيحين وأما الغنم ففي حديث أنس في الصحيحين

لیکن جاموس بقری کی ایک نوع ہے ہندی میں اسے بھینس کہتے ہیں اور فارسی میں گاومیش کہتے ہیں اور عربی میں جاموس قال صاحب القاموس الجاموس معرب گاومیش اس کا نام فارسی خود صراحت کے ساتھ اس پر دال ہے: وقد صرح بذلك الفقهاء وغيرهم، قال النووي في شرح المهذب (۳۹۳/۸) شرط المجزى في الأضحية أن يكون من الإنعام وهي الإبل والبقر والغنم وسواء في ذلك جميع أنواع الإبل من البخاتي والعراب وجميع أنواع البقر من الجواميس والعراب والدربانية وجميع انواع الغنم من الضأن والمعز وأنواعهما اهـ والله اعلم.

علامہ ابوالولید بن رشد الحفید بداية المجتهد ۲۵۳/۱ میں لکھتے ہیں: أجمع العلماء على جواز الضحايا من جميع بهيمة الأنعام اهـ اور بھینس کا بہائم انعام سے ہونا اظہر من الشمس ہے تو قربانی

www.besturdubooks.wordpress.com

Scanned by CamScanner

گاومیش کے جواز کے قائل صرف حنفیہ ہی نہیں ہیں بلکہ حضرات شافعیہ بھی ہیں بلکہ جمیع امت کا یہی مذہب ہے کما علم ذلک من کلام ابن رشد وقاله ابن المنذر فیماحکاه صاحب المغنی (۵۹٤/۲) والجوامیس صنف من البقر بالإجماع، اھ۔

اور اگر کوئی یہ کہے کہ امام نووی نے شرح مسلم میں (۱۵۵/۲) لکھا ہے: اجمع العلماء علی أنه لاتجزی التضحیة بغیر الإبل والبقر والغنم إلاماحکاه ابن المنذر عن الحسن بن صالح أنه قال یجوز التضحیة ببقر الوحشي عن سبعة وبالظبي عن واحد وبه قال داؤد في بقرة الوحشي انتهی.

تو اس سے معلوم ہوا کہ صرف ابل وبقر وغنم ہی کی قربانی جائز ہے اس کا جواب یہ ہے کہ خود سیاق کلام بتا رہا ہے کہ حیوانات وحشیہ کی نفی مقصود ہے وقال النووي في شرح المهذب (۳۹٤/۸) نقل جماعة إجماع العلماء أن التضحية لا تصح إلا بالابل والبقر والغنم، فلا یجزی شئ من الحیوان غیر ذالک وحکی ابن المنذر عن الحسن بن صالح أنه یجوز أن یضحی ببقر الوحشی عن سبعة وبالظبی عن واحد وبه قال داؤد فی بقرة الوحش انتهی اس عبارت کا بھی حاصل وہی ہے کہ حیوانات وحشیہ کی نفی کرنی مقصود ہے خود امام نووی تصریح فرما چکے ہیں کہ بقر میں جاموس بھی داخل ہے کما تقدم واللہ اعلم۔

بندہ محمد یونس غفرلہ

Scanned by CamScanner